بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میرا دل جو تم پہ نثار ہے
رافعہ عزیز
New Era Magazine
www.neweramagazine.com

رافعہ عزیز (میرا دل جو تم پہ نثار ہے) صرف اور صرف نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھا ہے۔ اس ناول (میرا دل جو تم پہ نثار ہے) کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام صرف اور صرف نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کے نام محفوظ کیے جاتے ہیں۔ لہٰذا کسی بھی ادارے، ڈائجسٹ، سوشل میڈیا، ویب سائٹ یا کوئی بھی فرد بمعہ مصنف کو اس کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں شائع کرنے کی سخت ممانعت ہے۔ عمل درآمد نہ کرنے کی صورت میں قانونی کاروائی کی جائے گی۔

شکریہ

ادارہ: نیو ایرا میگزین

****

میں نے جانا کہ میں تو کچھ نہیں

تیرے پہلے سے تیرے بعد تک!!!!

دوپہر مایوس سی ہو گئی تھی بادل بھی جیسے مُرجھا سے گئے تھے وہ صوفے پر سر پیچھے ٹکا کر آنکھیں بند کیے بیٹھی تھی آنسو لڑیوں کی صورت میں بہہ کر گال بھیگو رہے تھے جانے کتنے لمحے بیت گئے دعا اور ایہا دروازے پر دستک دے کر اندر آئی وہ ویسے ہی بیٹھی رہی

"مناہل خالہ کہہ رہی ہیں تمہاری طبیعت خراب ہے کیا ہوا ہے" دعا اس کے ساتھ آکر بیٹھی اور اس کا ہاتھ پکڑا مناہل نے آہستہ سے آنکھیں کھولیں جو مسلسل رونے کے باعث لال ہو رہی تھیں

"مناہل سب ٹھیک ہے نا" ایہا اس کے سامنے لکڑی کے میز پر بیٹھی

"پلیز مناہل بتاؤ کیا ہوا ہے" دعا فکر مند ہوئی

"دعا میں اس سے بہت دور آگئی تھی میں نے کبھی اسے پانے کی خواہش نہیں کی دعا میں نے کبھی اسے دعاوں میں نہیں مانگا میں نے کبھی اللہ سے معیز کا ساتھ نہیں مانگا میں جانتی تھی اللہ جو بھی کرتا ہے وہ ہمارے حق میں بہتر ہوتا ہے لیکن دعا میں نے ہر روز اس کی خوشیوں کی اس کی صحت کی دعا مانگی ہے لیکن وہ۔۔۔ وہ تو بہت تکلیف میں ہے دعا اسے کچھ ہو گیا تو میں کیا کروں گی" اس نے روتے ہوئے سر تھام لیا دعا اور ایہا پریشانی سے اسے دیکھ رہی تھی

"شش مناہل مجھے پوری بات بتاؤ" دعا نے اس کا چہرہ اپنی طرف کیا

"وہ کیوں میرے پاس آیا ہے کیوں آیا پھر میرے سامنے اللہ جانتے ہیں نا مجھے اس سے محبت ہے وہ جانتے ہیں نا پھر کیوں اسے اس حالت میں میرے سامنے لائے کیوں اس کی تکلیف مجھے دکھائی" وہ دعا کے گلے لگ کر رونے لگی

"ایبہا پانی لاؤ" وہ فوراً اٹھ کر پانی لے کر آئی

"مناہل یہ لو پانی پیو اور چپ کرو" مناہل نے دو گھونٹ پی کر گلاس رکھ دیا

"تم معیز سے ملی ہو کیا ہوا ہے اسے مجھے سب بتاؤ"

"وہ آج ہاسپٹل آیا تھا اس کی ایک کڈنی انفیکشن کی وجہ سے بلکل ختم ہو چکی ہے" دعا نے افسوس سے منہ پر ہاتھ رکھا

"یہ کیسے۔۔۔۔ تو تم نے کیا کہا"

"دو دن کے اندر اس کا آپریشن نہیں ہوا تو۔۔۔" اس سے آگے بولا نہیں گیا تو دعا نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا

"وہ ٹھیک ہو جائے گا تم کرو گی اس کا علاج اور مجھے پوری امید ہے تم کامیاب ہو گی"

"میں نہیں کر پاؤں گی" اس نے سر ہاتھوں میں گرا دیا

"مناہل"

"کیوں دعا کیوں میں اتنی بے بس ہو جاتی ہوں کیوں میں خود کو مضبوط نہیں کر پا رہی میں ٹھیک تھی دعا میں سنبھل گئی تھی اپنی زندگی میں خوش تھی لیکن آج میرے اتنے سالوں کی محنت۔۔۔، ہمت سب ضائع ہو گئی اب کہاں سے لاؤں ہمت کہاں سے لاؤں" وہ سسکنے لگی

"جس ذات نے پہلے سنبھالا ہے نا وہی سب ٹھیک کرے گا مناہل سب ٹھیک ہو جائے گا تم ہمت مت ہارو" موبائل کی آواز پر مناہل نے سر اٹھایا اور آنسوں صاف کر کے بیگ سے موبائل نکال کر کھڑی ہوئی

"جی علی"

"مناہل معیز کی رپورٹ میں نے آپ کو میل کر دی ہے اور ڈونر کے لیے سب کو بول دیا ہے لیکن"

"لیکن کیا"

"ڈونر ملنا بہت مشکل ہے اور ہمارے پاس ٹائم کم ہے معیز کے ساتھ کسی کی کڈنی میچ نہیں کر رہی"

"کیا مطلب مشکل ہے علی مجھے ہر حال میں آج ڈونر چاہیے سمجھ آئی آپ کو" وہ چیخی موبائل بند کر کے ٹیبل پر رکھا

"ڈونر کا ملنا بہت مشکل ہے" علی کی بات کانوں میں گونجی تو اس نے غصے سے ہاتھ مار کر گلدان گرا دیا اس سے پہلے وہ اور چیزیں پھینکتی دعا اور ایہا نے فوراً اسے پکڑا

"پاگل ہو گئی ہو مناہل۔۔۔ دماغ خراب ہو گیا ہے تمہارا" ایہا غصے سے بولی اسے پہلے ہی کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا اور اب مناہل کی حالت۔۔۔

"ہاں ہو گئی ہوں پاگل ہو گئی ہوں" اس نے روتے ہوئے سر دیوار کے ساتھ ٹکا دیا

"اللہ مجھے ہمت دیں پلیززززز"

سب کو بھول گئے جوش و جنوں میں

اک تیری یاد تھی ایسی کہ بھلائی نہ گئی

ڈور بیل پر صبا بیگم نے دروازہ کھولا

"اسلام علیکم "سامنے سلمہ بیگم تھی

"وعلیکم اسلام کیسی ہو"

"شکر اللہ کا ٹھیک"

"آؤ "انہوں نے گھر میں آنے کا اشارہ کیا

"پھر کسی دن آؤ گی ابھی سنان گھر آیا ہے یہ تو پری ضد کر رہی تھی مناہل سے ملنے کی تو میں اسے چھوڑنے آئی تھی"

"کیسی ہے پری "انہوں نے اس کی گال پر ہاتھ رکھا

"اسے تو بخار ہے"

"ہاں نا میں بول رہی تھی کہ آرام کرو لیکن یہ مناہل سے ملنے کی ضد کر رہی تھی تو لے آئی"

"آجاؤ بچے مناہل آج جلدی ہی گھر آ گئی تھی"صباء بیگم پریشے کا ہاتھ پکڑ کر اندر آئی

"مناہل۔۔۔ مناہل بیٹا دیکھو کون آیا ہے پری جاؤ اوپر بلکل سامنے والا کمرہ آپ کی دوست کا ہے"پریشے مسکرا کر مناہل کے کمرے کی طرف بڑھ گئ

دعا نے گلدان کے ٹکڑے اٹھا کر ڈسٹ بن میں پھینکے ایہا پریشانی سے بیڈ پر بیٹھی تھی اور مناہل بے آواز آنسوں بہا رہی تھی تبھی دروازہ آہستہ سے کھلا یا اور دعا نے پلٹ کر دیکھا جبکہ مناہل باہر گیلری میں ہی دیکھ رہی تھی

"پری" پریشے نے مناہل کو آواز دی وہ پلٹی آسمانی رنگ کا فراق پہنے پریشے کھڑی تھی مناہل نے آنسوں صاف کیے پریشے بھاگ کر اس سے لپٹ گئ

"آپ مجھ سے ملنے کیوں نہیں آئی پری آپ پارک بھی نہیں آئی مجھے آپ کی بہت یاد آ رہی تھی میں آپ کے بنا نہیں رہ سکتی" مناہل نم آنکھوں سے مسکرائی اور گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اسے گلے لگایا

"آئی ایم سوری پرنسس"

"نہیں آپ سوری نہیں کہو" وہ پیچھے ہوئی

"آپ رو کیوں رہی ہو" اس نے اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے مناہل کے آنسوں صاف کیے مناہل نے اس کا ہاتھ پکڑ کر لبو سے لگایا

"آئی لو یو پریشے"

"آپ مجھے کبھی چھوڑ کر تو نہیں جاؤ گی نا" مناہل نے نفی میں سر ہلایا

ایہا نے دعا کو باہر چلنے کا اشارہ کیا دونوں دروازہ بند کر کے باہر چلی گئ

"پری" مناہل اس کا ہاتھ پکڑ کر بیڈ پر بیٹھی اور اسے اپنے ساتھ بٹھایا

"جی"

"آپ میری ایک بات مانو گی"

"جی"

"آپ دعا مانگو گی کہتے ہیں بچو کی دعا قبول ہوتی ہے"

"سچ پری بچو کی دعا اللہ سنتے ہیں"

"ہمم"

"میں تو روز ڈیڈی کے لیے دعا مانگتی ہوں کہ وہ جلدی سے ٹھیک ہو جائیں لیکن ان کو تو بہت درد ہوتا ہے"

"کیا ہوا ہے آپ کے ڈیڈی کو"

"ان کو پیٹ میں بہت درد ہوتا ہے ڈیڈی کے دوست نے کہا تھا یہاں ایک ڈاکٹر انہیں بلکل ٹھیک کر دیں گے "

"آپ کے ڈیڈی بلکل ٹھیک ہو جائیں گے آپ ان کے لیے دعا کرنا اور میرے ایک فرینڈ کے لیے بھی بہت دعا کرنا" اس نے پریشے کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیا

"میں بہت دعا کروں گی پکا"

"آپ کو تو بخار ہے پری"

"میں نے دوائی لی ہے"

"چلو آؤ میں آپ کو گھر چھوڑ کر آؤ اور آپ جاتے ہی سو جاؤ گی اچھا"

"نہیں پری میں بلکل ٹھیک ہوں میں آپ کو چھوڑ کر نہیں جاؤ گی" مناہل چونکی پری اس سے بہت اٹیچ ہوتی جا رہی تھی "کیا یہ صحیح ہے؟؟؟؟"

"پری میں آپ سے کچھ بولوں" مناہل نے اثبات میں سر ہلایا

"آپ مجھے غصہ تو نہیں ہو گی"

"نہیں میں آپ کو غصہ نہیں ہوں گی بولو کیا بات ہے" اس نے پریشے کی گال پر ہاتھ رکھا پریشے کی آنکھوں میں پانی بھر آیا

"پری آپ میری ماما بن جاؤ پھر آپ میرے ساتھ رہو گی میرے ساتھ سو گی مجھے سٹوری سناؤ گی میری پونی بھی بنانا دادی کو پونی بنانی نہیں آتی" مناہل حیرت سے اس کی باتیں سن رہی تھی اس نے آگے ہو کر پریشے کو گلے لگایا اسے دکھ ہوا پریشے کو ماں کی کمی بہت محسوس ہو رہی تھی

"ادھر آؤ لیٹو" اس نے پریشے کا سر گود میں رکھا

"میں آپ کو سلاتی ہوں دیکھنا جب آپ اٹھو گی آپ بلکل ٹھیک ہو گی" وہ آہستہ آہستہ اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگی پریشے نے مسکراتے ہوئے آنکھیں بند کر لی مناہل اسے دیکھ کر مسکرائی اور اپنی آنکھوں میں آتی نمی اندر اتاری

****

"دعا مجھے بتاؤ کون ہے معیز" وہ دونوں کمرے میں آ کر بیٹھیں

"معیز ہماری یونیورسٹی میں تھا"

"مناہل کا مجھے بتاؤ"

"مناہل اس سے محبت کرتی ہے"

"یہ تو مجھے پتا چل گیا ہے مجھے شروع سے سب بتاؤ کیا ہوا ہے ان پانچ سالوں میں کہ مناہل ہنسنا بھول گئ ہے یہ وہ مناہل نہیں ہے ایسا کیا ہوا تھا" دعا نے ایہا کو دیکھا اور پھر سب شروع سے بتاتی چلی گئ

****

اے زندگی تجھے کیا کہوں
میرے ساتھ تونے کیا کیا
جہاں آس کا کوئی دیا نہیں
مجھے اس نگر پہنچا دیا
نہ میں بڑھ سکوں، نہ میں رک سکوں
تجھے کیا کہوں تونے کیا کیا
مجھے منزلوں کی خبر تو دی
پر راستوں کو الجھا دیا
اے زندگی تجھے کیا پتا
یہاں کس نے کس کو گنوا دیا
اے زندگی تجھے کیا کہوں

میرے ساتھ تو نے کیا کیا

یہ منظر ہے یونیورسٹی کے کیفے ٹیریا کا جہاں ہل چل مچی ہوئی تھی کراچی کے موسم سے تو سب ہی واقف ہیں گرمی کی شدت کی وجہ سے سب کے ہاتھوں میں ٹھنڈا پانی اور جوس تھا

" جلدی چلو میں نے مر جانا ہے پیاس سے " دو لڑکیاں تیز تیز چلتی کیفے کی طرف آئی

"دعا"

"ہاں" وہ پلٹی

"میں اُدھر جا کر بیٹھتی ہوں تم پانی لے کر آ جاؤ" اس نے ایک کندھے پر بیگ ڈال رکھا تھا اور ہاتھ میں کچھ کتابیں تھی پرپل رنگ کا سوٹ ڈوپٹہ سر پر تھا گرمی کی شدت سے اس کا چہرہ لال ہو رہا تھا مشکل سے کیفے میں صرف ایک میز خالی تھا

"ہاں جاؤ اس سے پہلے وہ آخری ٹیبل بھی ہمارے ہاتھوں سے چلا جائے میں پانی لے کر آتی ہوں" دعا کے جاتے ہی ٹشو سے اس نے اپنا چہرہ صاف کیا اور دائیں جانب بڑھ گئی بیگ اور کتابیں رکھنے کے بعد اس نے سر ٹیبل پر جھکا دیا اور آنکھیں بند کر لی تبھی کسی نے اسے متوجہ کرنے کے لیے ہاتھ سے ٹیبل بجایا اس نے سر اٹھایا سامنے بلیک شلوار قمیض پر گھنے بال سلیقے سے سیٹ کیے معیز احمد کھڑا تھا مناہل ایک لمحے کے لیے کھو گئی پھر فوراً سنبھلی

"جی"

"یہ آپ کی بک" اس نے کتاب آگے بڑھائی

"یہ ؟؟"

"یہ آپ نے کیفے کے باہر گرا دی تھی"

"اوہ" دعا کے جھٹکے سے ہاتھ پکڑنے کی وجہ سے اس کی کتابیں گری تھی باقی تو اس نے اٹھالی تھی لیکن دعا کی جلدی کے چکر میں ایک کتاب وہی چھوٹ گئ

"تھینک یو سو مچ" اس نے مسکرا کر کہا

"کوئی بات نہیں" وہ پلٹ گیا مناہل بھی بیٹھ گئ وہ دوبارہ اس کی طرف مُڑا

"سنیں"

"جی" اس نے سر اٹھایا

"آپ کی مسکراہٹ بہت پیاری ہے" مناہل کو حیرت میں چھوڑ کر وہ باہر چلا گیا

"یہ لو پانی یہ ہیرو تمہارے پاس کیا کر رہا تھا تم تو بڑی لکی ہو یار" مناہل نے ارد گرد دیکھا سب لڑکیوں کی نظر باہر جاتے معیز پر ہی تھی اس نے سر جھٹک کر پانی کی بوتل اٹھائی

"بک دینے آیا تھا تماری بھاگم دوری میں باہر ہی رہ گئ تھی"

"ویسے کیا ہی بات ہے نا معیز کی۔۔۔۔۔اتنے پیارے کیوں ہو تم دونوں" دعا نے دونوں ہاتھ گال کے نیچے رکھے

"میں"

"جی میڈم آپ بھی تم تو سب کو اگنور کرتی ہو لیکن معیز احمد پورا پورا فائدہ اٹھاتا ہے اپنے حسن کا لیکن وہ چھپکلی ہر وقت چپکی رہتی ہے اس کے ساتھ" دعا نے منہ بنایا

"اچھا بس۔۔۔ بعد میں پڑھ لینا قصیدے معیز احمد اور چھپک آئی مین ایشا کے" مناہل نے ہلکی سی گردن موڑ کر باہر دیکھا جہاں وہ اپنے دوستوں کے ساتھ کھڑا تھا کیا وجاہت تھی اس کی شخصیت میں۔۔۔ کیا انداز تھا۔۔۔ وہ اپنے دوست کے ہاتھ پر ہاتھ مار کر ہنسا مناہل اسے دیکھے گئ "ماشاءاللہ" بے ساختا اس نے دل میں کہا پھر اچانک چونکی اور ارد گرد دیکھا "یہ ۔۔۔۔ یہ میں کیا کر رہی ہوں اففف مناہل" اس نے مسکرا کر اپنے سر پر چھپت لگائی یہ تھی ابتدا۔۔۔ محبت کی ابتدا جس کی کوئی انتہا نہیں ہوتی

* *

"معیز" وہ جو گراؤنڈ سے ہوتا پارکنگ ایریا میں جا رہا تھا آواز پر رکا ایشا اور آیان اس کے پاس آئے

"آج جلدی گھر جا رہے ہو"

"ہاں لیکچر تو اب کوئی ہے نہیں تو سوچا گھر چلا جاؤ"

"لنچ پر چلتے ہیں"

"نہیں ایشا پھر کبھی چلیں گے ابھی ماما کو بول دیا ہے کھانا مل کر کھائیں گے وہ میرا انتظار کر رہی ہوں گی" پیچھے کھڑی مناہل اس کی بات سن کر رکی

"کیا ہوا" دعا نے پوچھا

"کچھ نہیں" وہ آگے بڑھ گئ لیکن یونی سے نکلتے ہوئے اس نے پلٹ کر اس جگہ دیکھا جہاں وہ کھڑا تھا

* *

شام کی سایے ہر سو چھا رہے تھے

"معیز" وہ سلمہ بیگم کی گود میں سر رکھے لیٹا تھا جو آہستہ آہستہ اس کے بالوں میں ہاتھ پھیر رہی تھی

"جی ماما"

"تمہارے بیگ کی آگے والی جیب میں ایک چیز پڑی ہے" وہ مسکراتے ہوئے بولی معیز اٹھ کر بیٹھا

"کیا"

"تمہیں نہیں پتا"

"وہ پائل" وہ یاد کر کے بولا

"ہاں اب جلدی سے بتاؤ وہ کس کے لیے ہے"

"پچھلے ہفتے اسلام آباد گئے تھے تب ایسے ہی چلتے چلتے اس پر نظر پڑ گئ تو خرید لی"

"کس کے لیے؟"

"سَم ون سپیشل کے لیے" وہ آنکھ مار کر ہنستے ہوئے بولا

"کون ہے وہ سم ون سپیشل"

"وہ تو ابھی مجھے خود بھی نہیں معلوم پتہ نہیں کوئی ہو گی بھی یا نہیں" وہ سنجیدہ ہو گیا

"فضول نا بولو شہزادی لاؤں گی اپنے شہزادے کے لیے" وہ مسکرایا

"اچھا اگلے ہفتے یونیورسٹی میں پلے ہے آپ آئیں گی"

"ضرور"

"معیز وہ پائل ایشا کے لیے ہے؟"

"نہیں نہیں ایشا کے لیے تو بلکل نہیں ہے"

"تم ایشا کو پسند کرتے ہو" انہوں نے پوچھا

"ایشا اچھی ہے دوسرا ہارون انکل کی بیٹی ہے بس اس لیے میری دوست ہے اور پتہ ہے مجھے پسند کرتی ہے وہ" وہ ہنستے ہوئے بتا رہا تھا

"تمہیں تو ساری لڑکیاں پسند کرتی ہیں"

"ہاہاہاہا یہ بھی ہے آپ کا بیٹا ہے ہی اتنا پیارا کوئی مجھے ناپسند کر ہی نہیں سکتا" وہ ایک ادا سے بولا لیکن دل میں ایک ٹیس اٹھی تھی سلمہ بیگم اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کچھ سوچنے لگی

* *

رات قطرہ قطرہ گزر رہی تھی دن کی نسبت رات کو موسم بہتر ہو جاتا تھا بالوں کی چٹیاں بنا کر وہ ڈوپٹہ کندھوں پر ڈال کر بیڈ پر بیٹھی اور کشن اٹھا کر گود میں رکھا وہ گہری سوچ میں تھی کئ دنوں سے اس کی سوچوں کا محور ایک شخص تھا "معیز احمد" نا چاہتے ہوئے بھی وہ بار بار اس کی طرف کھینچی چلی جا رہی تھی اس کی شکل وصورت پر نہیں بلکے اس کے انداز اس کی شخصیت کی طرف اس کی آواز۔۔۔۔ اس کی موجودگی سے مناہل کی دھڑکنیں بڑھنے لگتی تھی وہ

میڈیکل کی سٹوڈنٹ تھی لیکن روزانہ چھٹی کے وقت بزنس ڈیپارٹمنٹ کے دروازے سے باہر نکلتی تھی دعا روز اس سے وجہ پوچھتی لیکن وہ اسے کیا بتاتی کہ معیز احمد کو ایک نظر دیکھنے کے لیے وہ یہاں آتی ہے مناہل نے کشن کو زور سے پکڑا

"مناہل "صباء بیگم کمرے میں آئی تو وہ سوچوں سے نکلی

"جی ماما"

"شکر ہے آج تمہارے ہاتھ میں کتابیں نہیں ہیں"

"آپ کیسی ماں ہیں مائیں تو پیچھے پڑی رہتی ہیں بچو کے کہ پڑھ لو پڑھ لو"

"تمہیں کبھی کہنے کی ضرورت ہی نہیں پڑی "انہوں نے اس کی گال پر پیار سے ہاتھ رکھا

"آپ بس دعا کیا کریں یہ لاسٹ سمیسٹر بھی اچھے سے ہو جائے اور میں ڈاکٹر بن جاؤں بہت بڑی ڈاکٹر "اس نے ان کا ہاتھ پکڑا

"انشاء اللہ تم بن جاؤ گی"

"انشاء اللہ دعا چڑیل کیا کر رہی ہے"

"ایبہا سے بات "

"اچھا چلیں آپ سو جائیں دوائی کھائی آپ نے"

مناہل کہاں جانتی تھی بہت جلد اس کی آزمائش شروع ہونے والی ہے اس کا دل کسی کی محبت میں دن بادن قید ہو تا جارہا ہے وہ کہاں جانتی تھی وہ کس وادی میں اتر رہی ہے ایسی وادی میں جہاں سے نکلنے کا راستہ نہیں تھا

✻ ✻

نوٹ

میرا دل جو تم پہ نثار ہے از رافعہ عزیز پڑھنے کے بعد اپنی رائے سے ضرور آگاہ کریں۔ نظرِ ثانی کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ کسی قسم کی غلطی نہ ہو اگر پھر بھی کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اس کی نشاندہی ضرور کریں تاکہ ہم اس کو بہتر کر سکیں۔

تعاون کا طلبگار

ادارہ(نیو ایرا میگزین)